جلد ۲ | مورخہ ۱۵ - دسمبر سنہ ۱۹۱۴ء مطابق محرم الحرام سنہ ۱۳۳۳ھ | نمبر ۷۸


## مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح کے گلے میں کچھ تکلیف رہی۔ لیکن الحمد للہ کہ اب حضور کی طبیعت رو بصحت ہے۔ اہل بیت نبوی میں خیر و عافیت ہے۔

مولوی عبید اللہ صاحب جو کہ فارسی کے بہت بڑے عالم ہیں۔ اور ایک زمانہ میں تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں فارسی مدرس رہ چکے ہیں۔ یہاں تشریف لائے ہیں۔ امید کیجاتی ہے کہ آپ یہاں مستقل سکونت اختیار کرینگے۔

مولوی شیر علی صاحب کی تازہ اطلاع سے جو کہ دوسری جگہ درج کیگئی ہے معلوم ہوا ہے کہ جلسہ کی کارروائی ۲۵ تاریخ کو بعد از نماز جمعہ شروع ہو جائیگی اسلئے احباب کو ضرور اس تاریخ پر پہنچ جانا چاہیئے نیز جلسہ پر آنیوالی مستورات کے لئے بھی لیکچر دلکا انتظام حضرت خلیفۃ المسیح

## تازہ خبریں

**نمایاں کامیابی۔** ۱۱۔ دسمبر۔ پیرس سے سرکاری بیان ہے۔ کہ ہم پیشقدمی کر رہے ہیں۔ اور مفتوح مقامات پر قدم جما رہے ہیں۔ دشمن نے علاقہ پیرس میں حملے کئے۔ لیکن انہیں پسپا کر دیا گیا۔

جرمن ہماری پہلی لائن کی خندق پر قابض ہونے میں کامیاب ہوئے ارّاس اور جوردن کورٹ کے علاقہ میں گولہ باری ہو رہی ہے۔ ہم ارگون کی طرف خندقیں کھود رہے ہیں اور دشمن کے دو حملے پسپا کئے۔ ہم تھان کے جنوب میں ریلوے سٹیشن ایسپاک پر قابض ہوئے۔

**فرانسیسی فتح۔** لنڈن ۱۲۔ دسمبر۔ شمالی فرانس سے ڈیلی کرانیکل کا نامہ نگار بیان کرتا ہے کہ فرانسیسیوں نے پیادہ فوج کے حملہ سے لاباسی لے لیا ہے۔

لنڈن ۱۲۔ دسمبر۔ بولون سے خبر ہے کہ تسخیر درمیلز کو بڑی اہمیت دیجاتی ہے۔ اس کی وجہ سے لنز اور لاباسی کے مابین جو سڑک ہے اسپر جرمن آمد و رفت خطرہ میں ہے یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ جرمن توپخانہ نے سوسن کے گرجا کو بالکل تباہ کر دیا ہے۔

ہالینڈ اور جنگ۔ وزیر مال نے سٹیٹ چیمبر کے دوسرے اجلاس میں اسبات کا اظہار کیا ہے کہ گورنمنٹ اسبات سے نہیں ڈرتی کہ جنگ میں الجھنا پڑے گا۔ گو خطرہ ابھی گذرا نہیں لیکن ملکی اور جنگی نقطۂ نگاہ سے تیاری کرنا اب بھی ضروری ہے۔

لنڈن ۱۱۔ دسمبر۔ پٹروگراڈ۔ اخبار آرمی مینیجر رقمطراز ہے کہ آسٹریا سے کمک پہنچنے کے سبب جرمنوں نے کراکو کے جنوب میں بہت سخت حملہ کیا۔ لیکن انہیں شکست فاش دیگئی اور پانچ بیٹریاں اور اسلحہ .... موٹر کاریں اور ہزار مردہ چھوڑ گئے۔

بدھ وار اور جمعرات کی رات کو روسیوں نے نقصان کثیر کے ساتھ علاقہ لوٹز کے شمال میں جرمن حملہ کو پسپا کیا۔


(باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر شائع ہوا)

# جنگ یوروپ

**ٹرکی جنگ میں کس طرح شامل ہوئی۔** پیٹروگراڈ ۱۰ دسمبر بورس گزٹ رقمطراز ہے کہ فنتی بے جو برلن میں قرضہ کا انتظام کر رہا تھا۔ اس کے سامنے قرضہ دینے کے لئے یہ شرط پیش کی گئی ہے کہ ٹرکی جنگ میں شریک ہو جائے۔ فنتی بے نے کسی قسم کی ہدایات موصول نہ ہونے پر قرضہ کی رقم منظور کر لی۔ اور مہمل سا وعدہ دیدیا۔ اس کے بعد جرمنوں نے کروزروں پر قابو پا کر روس پر حملہ کر دیا۔ اور اب ٹرکی کی مجلس وزراء نے اس کا جواب طلب کیا تو سفیر جرمنی نے کہا کہ فنتی بے نے اس امر کا باضابطہ وعدہ دیا تھا کہ ٹرکی فوجی امداد دینے کے لئے تیار ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس نے یہ بھی کہا کہ "ہمارے شہنشاہ سے جو وعدہ کیا جائے اس سے یونہی چشم پوشی نہیں کی جا سکتی" ۔

**ہندوستان کو مبارکباد۔** لنڈن ۱۱ دسمبر۔ معرکہ قرنہ کی شاندار کامیابی پر انگلستان کے اخبارات ہندوستان کو مبارکباد دے رہے ہیں۔ اور بحری طاقت کے وسیع اخلاقی اثر کا ذکر کرتے ہیں۔ کیونکہ صرف اسی ذریعہ سے خلیج فارس کے سرے تک فوج کی کافی جمعیت لیجانے میں مدد مل سکی ۔

**پیرس کی سرکاری اطلاع۔** پیرس ۱۱ دسمبر ہماری پیشقدمی کا سلسلہ جاری ہے۔ اور مفتوحہ مقامات پر ہمارا تسلط مستحکم ہو رہا ہے ۔

پیرس ۱۲ دسمبر۔ جرمنوں نے ییرنہ کے علاقہ میں شدید حملہ کیا۔ مگر ہم نے انہیں پسپا کر دیا۔ اور سہ پہر کے مراسلہ میں جس خندق کا ذکر کیا گیا تھا کہ جرمن وہاں تک پہنچ گئے ہیں اُسے پھر فرانسیسی سپاہ نے واپس لے لیا ۔

**فرانسیسی وزارت۔** تازہ پیغام سے پایا جاتا ہے کہ وزیر اعظم پیرس کو روانہ ہو گیا ہے۔ دیگر وزراء کل روانہ ہونگے سفراء دول بھی ان کے ہمراہ ہونگے ۔

**سرکاری چشمدید گواہ کا بیان۔** لنڈن ۱۰ دسمبر۔ ہماری توپوں نے کسی قسم کا شدید نقصان اُٹھائے بغیر اکثر دفعہ دشمن بارٹیوں کو خاموش اور بعض دفعہ تباہ کر دیا ہے۔ ہماری پیدل سپاہ نے ہر مقام پر کچھ نہ کچھ ترقی کی ہے۔ رسالہ کا سب سے زیادہ قابل ذکر حملہ تھا جو ذیقی بٹیلین کے ۴۰ والنیٹروں نے اخلا

کے مکان پر کیا۔ وہ ایسے مقام پر دشمن سے لڑتے رہے۔ جہاں سیلاب کی وجہ سے گھٹنوں تک پانی کھڑا تھا۔ اور جرمن سپاہیوں کا صفایا کر دیا ۔

**لاباسی پر فرانسیسیوں کا قبضہ۔** لنڈن ۱۲ دسمبر۔ فرانسیسیوں کی پیدل فوج نے ایک شاندار حملہ کے بعد لاباسی پر قبضہ کر لیا ہے ۔

**برطانیہ کی بحری فتح۔** جن برطانوی جہازوں نے جرمن کروزروں کو شکست دی تھی ان میں برطانوی کروزر "شینن" "ایکیلیس" "کوچرینڈ" اور "ناٹل" شامل تھے۔ مراسلات مظہر ہیں۔ کہ جرمن (جہاز) برطانوی اور جاپانی سکوئیڈرن کے درمیان پکڑے گئے۔ شارن ہارسٹ گولہ باری کرتا رہا۔ یہاں تک کہ اس کی توپیں پانی میں غرق ہو گئیں۔ نورنبرگ ایک پُرجوش تعاقب کے بعد پکڑا گیا۔ اس نے ہتھیار ڈالنے سے انکار کر دیا اور برابر لڑتا رہا۔ اور آخر غرق ہو گیا۔ برطانوی جہاز دشمن کا تعاقب کر رہے ہیں۔ جس کے وہ جہاز تباہ کر دیئے گئے ہیں جو جنگی ضروریات کی بہمرسانی کے لئے مخصوص تھے۔ جاپان کے محکمہ بحری کے وزیر نے مسٹر چرچل کو اس شاندار فتح پر دلی مبارکباد دی ہے۔ جو برطانیہ کو فاکلینڈ کے قریب حاصل ہوئی ہے مسٹر چرچل نے جواب دیا ہے کہ برطانیہ کی یہ کامیابی زیادہ تر جاپانی بیڑہ کی زبردست اور انتھک امداد کی وجہ سے ہے ۔

**جرمن کروزر کی غرقابی۔** پیرس ۱۱ دسمبر۔ جرمن کروزر فریڈرک کارل بحیرہ بالٹک میں سرنگ سے ٹکرا کر ڈوب گیا ہے۔ اور عملہ کے اکثر آدمی بھی غرق ہو گئے ہیں ۔

**باقیماندہ جرمن کروزر۔** ڈریسڈن کے گرفتار ہو جانے پر ان جرمن جہازوں میں سے جو بیرونی سمندروں میں چھپتے پھرتے ہیں۔ صرف کارلز روہ برمین اور دو مسلح تجارتی جہاز پرنس ایٹل فریڈرک اور کردن پرنز ولہلم باقی رہ جائیں گے ۔

**پولینڈ میں جرمنوں کا شدید نقصان۔** تسخیر لوڈز سے قبل کی جنگ میں ۲۵ ویں اور تیسری گارڈز کور کا تعلق لوڈز کے جنوب میں باقی فوج سے منقطع ہو گیا۔ اور انہوں نے بززنی کی راہ سے جو جنگلی علاقہ میں واقع ہے۔ شمال کی طرف نکل جانے کی کوشش کی۔ روسیوں نے اس مقام پر ۹ گھنٹہ تک گولہ باری کی۔ اور پیدل سپاہ نے متواتر حملے کئے۔ جرمنوں کی تعداد ۸۰ ہزار فوج میں سے بہت تھوڑی ہی باقی ہے رزمگاہ کے رقبہ کی تنگی کی وجہ سے مردوں کے بڑے بڑے پشتے لگ گئے ۔

**رُوس کی سرکاری اطلاع۔** جرمنوں نے متفرق مقامات پر جارحانہ حملے کرنے کی کوشش کی۔ جس کی وجہ سے بجانو اور پزراس نیز کے اضلاع میں مختلف جھڑپیں ہوئیں۔ پیوٹرکوف اور دیگر اضلاع میں اسی قسم کے معرکے عمل میں آئے۔ اور غنیم کو پسپا ہونا پڑا۔

**آسٹروی سپاہ کو شکست۔** آسٹروی سپاہ نے جسے جرمنوں کی کمک پہنچ گئی تھی۔ کراکو کے جنوب میں سرگرمی سے حملہ کیا مگر شکست کھائی اور ۹ بارٹیاں اور مسلح موٹر کاروں کا ایک دستہ اور ہزارہا مردے میدان جنگ میں چھوڑ کر بھاگ گئے ۔

**سرداران یوگنڈا کا خلوص۔** یوگنڈا کے پانچ سرداروں نے گورنر یوگنڈا سے درخواست کی ہے کہ ہمیں پانچ سو آدمیوں کے ساتھ یورپ کی برطانوی سپاہ کے دوش بدوش کارزار ہونے کی اجازت دی جائے۔ مسٹر ہارکورٹ نے گورنمنٹ برطانیہ کی طرف سے ان کا شکریہ ادا کیا ہے۔ اور امید ظاہر کی ہے کہ وہ یوگنڈا کی حفاظت میں مدد دیں گے ۔

قسطنطنیہ کے انگریزی سفیر کی جو مراسلت شائع ہوئی ہے۔ اسمیں آغاز جنگ سے پہلے کے واقعات بتائے گئے ہیں۔ ابتدا ہی سے ترکی فوج انور بے کے زیر کرن تھی۔ جو بالکل جرمن ہاتھوں میں پڑا ہوا ہے۔ نہ صرف گوبن اور برسلا کا جرمن عملہ رہنے دیا گیا ہے۔ بلکہ باقیماندہ ترکی بیڑہ میں زبردست جرمن عنصر داخل کیا گیا ہے۔ دردانیال اور باسفورس کے قلعوں میں کثیر التعداد جرمن متعین کئے گئے جرمنی کے فوجی افسروں نے شام میں ایسی تیاریوں کا سلسلہ قائم کیا جن سے براہ راست مصر پر حملہ کرنا مقصود تھا۔ انور نے بدوؤں کی جمعیت تیار کرنے کے لئے قاصد روانہ کئے۔ اور انہیں رشوت بھیجی۔ خدیو خود ان شرارتوں میں شریک تھا وہ تسلیم کرتا ہے کہ میں اس مہم میں موجود تھا۔ ۲۹ اکتوبر کو جرمن امیر البحر نے اوڈیسہ اور دیگر روسی بندرگاہوں پر حملہ کرنے کے لئے واقعی خاص احکام جاری کئے تھے۔ گرے لکھتا ہے۔ کہ عمداً اور بلا اشتعال معاندانہ کارروائیوں نے ہمیں جنگ پر مجبور کیا۔ ترکی بیڑہ جرمنوں کی انگیخت اور احکام کے ماتحت تھا۔ مگر ملک معظم کی یہ خواہش تھی کہ ٹرکی سے جنگ نہ چھیڑی جائے ۔

**جنوبی افریقہ کی بغاوت کا خاتمہ۔** لنڈن ۱۱ دسمبر۔ لارڈ بکسٹن ایک مراسلہ میں مسٹر ہارکورٹ کو لکھتے ہیں کہ جنوبی افریقہ کی بغاوت کا اب عملی طور پر خاتمہ ہو گیا ہے۔ ممکن ہے کہ باقیماندہ چند قلیل دستوں کی طرف سے کسی قدر تکلیف پیش آئے۔ مگر اب یہ فوجی معاملہ نہیں رہا بلکہ پولیس کے انتظام سے رفع دفع ہو جائیگا ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# الفضل

قادیان دارالامان - ۱۵- دسمبر ۲۷ء

## ہماری طرف غلط باتیں منسوب کیجاتی ہیں

ترکی حکومت کے مزار نا عاقبت اندیشی پر ہم نے دلسوزی سے ہمدردی حسرت و افسوس کے چند آنسو بہائے تھے اور وہی کچھ کہا تھا۔ جو ایک غمخوار و غمگسار بھائی کو دوسرے نالائق بھائی کی کسی حرکت ناشائستہ پر کہنا چاہیئے۔ مگر سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پرانے مہربان خواجہ غلام الثقلین صاحب (جن کی آنکھ میں یہ سلسلہ کانٹا سا کھٹکتا رہا ہے اور کھٹکتا رہے گا) کے زیر نگرانی چھپنے والے اخبار عصر جدید کے ایڈیٹر صاحب ان ہمدردانہ الفاظ کو کسی اور ہی سینہ میں لیکر بعض مسلمانوں کے جذبات برانگیخت کرنے کا الزام دیتے ہیں اور ہمیں گورنمنٹ کا خوشامدی ٹھہراتے ہیں۔ اور پھر اس قدر طیش میں آگئے ہیں کہ اپنے پوزیشن کو بھول کر گالیوں پر اتر آئے ہیں۔ اور صاف صاف ابلہ فریب اور رنگیک خوشامد کرنے والے کہنے کے علاوہ انسان صورت حیوان اور دین فروش مسلمان پکارنے سے بھی دریغ نہیں کیا۔ جس قوم کے معزز لیڈروں کے اخلاق کا یہ حال ہے اس کے لئے بھی کسی مہدی یا مسیح کی ضرورت نہ ہو تو صد درجہ کا ظلم ہے۔ اس میں تو کچھ شک نہیں کہ ان لوگوں کو اس سلسلہ کی تحریک طبعاً و مذہباً بری معلوم ہوتی ہے کیونکہ اس کے بانی نے ایک ایسے مہدی کی آمد کے خیال کو باطل ثابت کر دیا ہے جو کسی غار سے نکل کر نصاریٰ کے شہنشاہ کو اپنے سامنے پابہ زنجیر دیکھیگا۔ اور پھر اس دن دگنی رات چوگنی ترقی کو دیکھ کر یہ لوگ ایسے جھلا گئے ہیں کہ اب ان کی زبانیں ان کے قابو میں نہیں رہیں۔ لیکن تاہم کسی دینی معاملہ کی نسبت قطعی فیصلہ صادر کرنے سے پہلے یہ سوچ لینا چاہیئے۔ کہ جن باتوں کا ہم الزام دے رہے ہیں آیا وہ ان کا قائل بھی ہے یا نہیں۔ اگر الہام نے ترکی حکومت کے دھاگوں کو کچا اور وقت پر ٹوٹنے والا قرار دیا ہے تو اس میں کسی انسان کا قصور نہیں۔ ہمارا فرض صرف اتنا ہے کہ ہم یہ ثابت کر دیں کہ ملہم جو الہام بیان کرتا ہے وہ فی الواقعہ جناب الٰہی سے ہے سو واقعات نے اس کی تصدیق کی۔ اور ابھی اور انشاء اللہ ہو گی۔ باقی اس میں ترکوں کی خصوصیت نہیں۔ جو کوئی بھی ہو گا۔ قریشی ہو یا مغل یا سید۔ شیعہ ہو یا حنفی یا احمدی۔ جو ایسا طریق عمل اختیار کریگا جو ترکوں نے کیا۔ اس کا انجام کتاب اللہ کی تعلیم کہتی ہے کہ اچھا نہیں ہو سکتا۔ اور یہ سمجھنا کہ ترکوں کے مٹنے سے اسلام مٹ جائے گا بالکل غلط ہے۔ اسلام کا مفہوم دنیاوی حکومتوں سے بالاتر ہے اور اسلام کے لئے حکومت شرط نہیں بلکہ انعامات الٰہیہ میں سے ایک انعام ہے۔ اور یہ انعام انہی کو دیا جاویگا جو ان شرائط کو پورا کریگا۔ جو حکومت کے لئے ضروری ہے کہ فرمایا۔ ان الارض یرثھا عبادی الصالحون۔ جو سنوار والے ہیں اور امن و آشتی پھیلاتے ہیں وہی حکومت پاتے ہیں۔ اگر ترکوں نے ایسی اپنی حالت کر لی کہ اس خلعت خسروانہ کے مناسب نہیں تو خدا تعالیٰ کسی اور قوم کو ان کی جگہ پر سرفراز و متمکن فرمائیگا۔ یہ غلط ہے کہ صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ ثانی مسیح موعود کو ان کے بارے میں کوئی الہام ہوا یا ہم نے اپنی طرف سے کوئی پیشگوئی کی۔ بلکہ ہم نے وہی کچھ بیان کیا جو خدا کے مامور نے ان واقعات پیش آمدہ کے ظہور سے بہت پہلے لکھا۔ اور جس کا بہت سا حصہ اپنے وقت میں پورا ہو چکا۔ اور جو باقی ہے۔ وہ بھی اپنے وقت پر پورا ہو جائیگا۔ ہمیں نہ والنٹیر بھیجنے کی ضرورت ہے۔ نہ کسی اور قسم کی عملی کوشش کی۔ کیونکہ دیدہ و دانستہ جو سنکھیا کھا لے۔ اس کے مارنے کے لئے ہتھیار اٹھانے کی کیا ضرورت ہے۔ وہ بدبخت تو خود ہی مرنے کا سامان کر چکا ہے۔ ہاں ہم گورنمنٹ کے وفادار ہیں۔ اور جب اسے ہماری امداد کی ضرورت ہو گی۔ اور وہ ہمیں بلائے گی تو ہم اپنے دینی احکام کے ماتحت ہر وقت بڑی خوشدلی و اخلاص سے محض اللہ کی اطاعت سمجھ کر حاضر ہیں۔ لیکن یہ کہنا کہ ہم خوشامدی ہیں یہ ہمارے حق میں سخت ناانصافی ہے کیونکہ جن کو اس خدا کے برگزیدہ کی غلامی کا فخر حاصل ہے جسے خدا نے بنزلہ اپنے عرش کے فرمایا اور جسے ظہور کے ظاہری طور سے خطاب کیا۔ اور جس کے ہاتھ پر اتنے نشان اپنی قدرت کے ظاہر کئے کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو بھی ان سے ان کی نبوت ثابت ہو سکتی ہے تو انہیں کیا ضرورت ہے۔ کہ وہ خوشامد کریں۔ ہمارے موجودہ امام نے اپنے خطبہ جمعہ میں اس امر کو خوب واضح کر دیا ہے۔ پس ہم جو کہتے ہیں اس کی بنا نہ تو کسی خوشامد پر ہے نہ کسی کی دلآزاری پر بلکہ جو کچھ کہتے ہیں خدا کے لئے کہتے ہیں۔ باوجود اس اظہار کے اگر کوئی شخص مسیح موعودؑ کی طرف نسبت غلامی رکھتے ہوئے ان مزخرفات و ملعونات کو سرمایہ ناز بنائے جنہیں مسیح موعود کی پیشگوئی پر ہنسی اڑائی گئی ہے تو اس کیلئے اس بے حیائی کے بدلے کسی پاس کی بدررو میں ڈوب کر مرجانا بہتر ہے۔

**دوسری غلط فہمی**۔ جو ہماری نسبت پھیلائی جاتی ہے اس کا ذمہ دار پیسہ اخبار کا تازہ پرچہ ہے (۱۲ دسمبر) اسمیں لکھا گیا ہے:-

"آپکے ہادی مرشد میرزا غلام احمد صاحب نے اپنی تحریرات میں صاف صاف حج کعبہ کو غیر ضروری قرار دیا ہے تو اب حج کرنے میں آپنے میرزا صاحب کا اتباع کیا ہے یا ان کا اقتداء چھوڑ دیا"

اس سے پہلے اسی اعتراض کے جواب میں ہم مفصل ایک مضمون الفضل میں لکھ چکے ہیں۔ اسکی موجودگی میں پھر ہمارے مسیح و مہدی کے بارے میں یہ کہنا کہ وہ حج کو غیر ضروری سمجھتے تھے یا اس کے ادا کرنے کی اجازت نہیں دیتے تھے۔ کسی نیک نیت۔ منصف مزاج کے لئے جائز نہیں ہو سکتا۔ کشتی نوح میں حضور علیہ السلام **تعلیم** کے زیر عنوان ارشاد فرماتے ہیں:-

"اپنی پنجوقت نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو۔ اور اپنے روزوں کو خدا کیلئے صدق کے ساتھ پورے کرو ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے اور **جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے**" (کشتی نوح صفحہ ۱۵)

یہ روشن ہدایت دیکھ کر پھر بھی اگر کوئی کہے۔ کہ مسیح موعود حج سے مانع تھے یا وہ اسے ضروری نہ سمجھتے تھے تو وہ بڑا ہی بدباطن ہے کہ خواہ مخواہ غلط فہمی پھیلاتا ہے۔ حج کی حقیقت آپنے متعدد مرتبہ اپنے لکچروں میں واضح کی ہے تاکہ آپکے پیرووں کو حج کی تحریص و ترغیب ہو۔ چنانچہ ہم اس کا اثر بھی دیکھ رہے ہیں۔ کہ خود آپ ہی کے خاندان میں بہت سے **حاجی** موجود ہیں۔ پھر کوئی سال خالی نہیں جاتا۔ کہ آپکے مریدوں میں سے کسی نے حج نہ کیا ہو۔ بلکہ بعض احباب کو یہ شرف حاصل ہے۔ کہ وہ ایک سے زیادہ فریضہ حج ادا کر چکے ہیں۔ بس کیا ایڈیٹر عصر جدید و ایڈیٹر پیسہ اخبار مہربانی فرما کر اپنے ان خیالات کی جو وہ ہماری نسبت عوام الناس میں پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تردید فرمائیں گے *

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ

# الاسلام

## اللہ تعالیٰ کی صفات - رحیمیت

کسی گذشتہ پرچہ میں ہم نے اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت کا ذکر کیا تھا۔ اور ثابت کیا تھا کہ دنیا کے سب کاموں میں اللہ تعالیٰ کے دو بڑے ناموں کا جلوہ ظہور پذیر ہوا ہے۔ اور اس میں کسی عاقل فہیم کو کلام نہیں کہ بعض کام محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے سرانجام پاتے ہیں۔ اور بعض میں انسانی کوشش اور سعی کا بہت سا رنگ دخل ہے۔ اور گذشتہ مضمون میں ہم نے بڑی وضاحت سے اللہ تعالیٰ کی رحمانیت پر بھی بحث کی تھی۔ اب اس مضمون میں اللہ تعالیٰ کی رحیمیت پر کچھ عرض کرینگے۔

### اسلام میں توحید

اسلام الٰہی مذہب ہے۔ اس کے من عند اللہ ہونے کا یہ کافی سے بڑھ کر ثبوت ہے کہ اس کی ہر بات میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کی توحید کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ اور اسلام پر چلنے والوں کو سخت تاکیدی طور پر یہ تعلیم دی گئی ہے کہ ہر کام میں وہ اللہ تعالیٰ سے مدد اور استعانت طلب کرتے رہا کریں۔ اور اس مقصد کے حصول میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ تعلیم دی۔ کہ تمام مسلمان ہر کام کے آغاز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھا کریں۔ اور اس کام کے شروع کرنے سے مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی توحید پر کامل یقین اور وثوق دلایا۔ کہ دیکھو کہیں اپنے کام میں یا تدبیر پر یا عقل پر مغرور نہ ہو اور مغرور ہونا اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان کے بغیر کوئی کام سرانجام نہیں پا سکتا۔ جو کام بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بغیر کیا جاوے۔ وہ اجذم اور ابتر رہے گا۔ اور وہ بالکل روحانی برکات اور فیوض سے خالی ہو گا۔

### قرآن شریف اللہ کا کلام ہے

اگر انسان تعصب سے خالی ہو کر بالطبع سوچے۔ تو صرف یہی مختصر سی آیت کریمہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم قرآن شریف کے منجانب اللہ ہونے کے لئے کافی ثبوت ہے۔ اس مختصر سی آیت میں اللہ تعالیٰ نے اسقدر اہم مقاصد اور مطالب رکھدئے ہیں کہ ایک بشر کے خیال میں بھی نہیں آسکتے۔ کیسے ظالم ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ قرآن شریف بشر کا کلام ہے۔ ولقد نعلم انہم یقولون انما یعلمہ بشر لسان الذی یلحدون الیہ اعجمی وھذا لسان عربی مبین۔ وقال الذین کفروا ان ھذا الا افک افتراہ واعانہ علیہ قوم اٰخرون فقد جاءو ظلماً وزوراً۔ وقالوا اساطیر الاولین اکتتبہا فھی تملیٰ علیہ بکرۃ واصیلا۔ قل انزلہ الذی یعلم السر فی السمٰوات والارض انہ کان غفوراً رحیما۔

ہم ضرور جانتے ہیں۔ کہ لوگ کہتے ہیں۔ کہ ایک بشر اس کو سکھا دیتا ہے۔ ان عقل کے کوروں کو یہ تو خیال کر لینا چاہیئے کہ ایک انسان جو کہ محدود العلم اور محدود القدرت ہے۔ وہ کیسے اس طرح معارف اور دقائق کے خزائن مختصر الفاظ میں ودیعت کر سکتا ہے انسان اپنے ہی مطالب کے ادا کرنے میں قاصر اور عاجز ہے تو وہ کس طرح فطرت انسانیہ کو مد نظر رکھتے ہوئے اتنے بڑے اور اہم مضامین کو بیان کر سکتا ہے۔ اور قرآن شریف کی زبان تو اتنی فصیح بلیغ ہے کہ اس کے معارف اور حقائق کے خزانے ختم ہونے میں آہی نہیں سکتے۔ قرآن شریف میں اتنی توضیح اور توسیع ہے کہ اس کے علوم کا احاطہ انسانی وسعت سے بالکل باہر ہے۔ ولا یحیطون بشیء من علمہ الا بما شاء کیونکہ قرآن شریف علم الٰہی سے نازل ہوا ہے۔ اور علم الٰہی کا احاطہ انسانی طاقت کا کام نہیں۔ اس لئے کافروں کا اعتراض کہ اس کو خود محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بنایا ہے۔ اور اس پر دوسرے لوگوں نے آپ کی امانت کی ہے۔ محض جھوٹ اور ظلم پر مبنی ہے۔ اور کہتے ہیں کہ یہ پہلوں کی کہانیاں ہیں۔ اس نے ان کو لکھ لیا ہے۔ اور اس پر صبح اور شام وہ املاء کی جاتی ہیں یہ ان کا اعتراض کیوں ظلم اور جھوٹ ہے اس کا جواب اللہ تعالیٰ آگے دیتا ہے۔ ان کو کہدے کہ اس کو اس ذات پاک نے اتارا ہے جو زمین اور آسمانوں کے بھیدوں سے خوب آگاہ ہے وہ غفور رحیم ہے۔ کیا ہی خوب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔

خدا کے قول سے قول بشر کیونکر برابر ہو
وہاں قدرت یہاں درماندگی فرق نمایاں ہے

اللہ۔ اللہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں کیا کیا علوم بھر دیئے ہیں۔ اور ثابت کر دیا ہے کہ یہ کسی انسان یا بشر کا کلام نہیں کیونکہ اس مختصر جملہ میں علوم کا خزانہ رکھ دیا ہے۔ اور خالق فطرت نے انسانی فطرت کے نقائص کو مد نظر رکھ کر اس کا کما حقہ علاج کر دیا ہے۔ جس سے ماننا پڑتا ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم خالق فطرت اور حکیم خدا کا کلام ہے۔ اور کسی انسان کا اس میں کچھ بھی دخل نہیں۔

انسانی فطرت کے متعلق ہم یہاں صرف ایک بات لکھتے ہیں کیونکہ اس آیۃ شریفہ کے مطالب عالیہ پر بحث کرنا ایک طویل وقت چاہتا ہے اور موجودہ حالات کے ماتحت یہ پورا ہونا محالات میں سے ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے یہ ارشاد فرما دیا کہ دیکھو اللہ کے سوا کسی پر اعتماد اور بھروسہ مت کرو۔ کیونکہ کاموں میں کامل تصرف اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کو حاصل ہے۔ اور اس کے سامنے توحید خالص رکھ دی۔ اور تمام معبودان باطلہ اور انسانی کارسازی پر بھروسہ کرنا باطل قرار دیدیا۔ قریب تھا کہ اس سے لوگ اس غلطی میں پڑ جاتے کہ اب انسان کو کچھ بھی نہیں کرنا چاہیئے۔ اس نقص کو دور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت رحیم ساتھ لگا دی۔ کہ دیکھو جو تمہیں اعضاء دئے گئے ہیں۔ اور ان اعضاء کے متعلق ہم نے قرآن اور شریعت اسلامیہ میں فرائض مقرر کر دئے ہیں۔ انکو انکے فرائض میں لگانا ہو گا۔ ورنہ تم وہ فوائد اور منافع نہیں اٹھا سکوگے۔ جو کہ رحیم کی صفت سے تم کو ملنے چاہیئیں۔ اور اشارہ فرما دیا کہ تمہاری کوشش اور سعی دیکھی جائے گی۔ اور تمہارے ساتھ تمہاری سعی کے مطابق معاملہ کیا جاوے گا۔

وان لیس للانسان الا ما سعی وان سعیہ سوف یری ثم یجزٰہ الجزاء الاوفی۔ انسان کے لئے وہی ہے جو اس نے کوشش کی۔ اور اس کی کوشش دیکھی جاوے گی پھر اس کو پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ پس ہمیں اللہ تعالیٰ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں یہ سبق سکھا دیا کہ ہر کام کو کرتے وقت سوچ لو کہ آیا اس میں اللہ تعالیٰ کی اجازت ہے۔ اور اگر اس کام کی اجازت ہو۔ تو اس کو کرتے ہوئے اپنی کوشش اور محنت پر بھروسہ مت کرو۔ اور نہ ہی اس کام کو چھوڑ دو۔ اور اس پر محنت نہ کرو محنت کرو مگر بھروسہ صرف اللہ تعالیٰ پر رکھو۔

---

### دعائے مغفرت

میری چھوٹی ہمشیرہ نے جس کی شادی کو قریباً گیارہ ماہ کا عرصہ ہوا ہو گا۔ گذشتہ پیر کو (۸ - دسمبر ۱۹۱۳ء) اس دار فانی سے رحلت کی۔ اللہ تعالیٰ غریق رحمت کرے۔ نہایت نیک بخت اور فرمانبردار لڑکی تھی۔ احباب سے درخواست دعائے مغفرت ہے۔ والسلام

عاجز محمد نصر اللہ خاں ۱۱۸۸ جمعدار باغبانپورہ

# یادِ ماضی

## مسلمانوں نے علوم میں کسطرح ترقی کی؟

### نمبر ۴

اسلام سے پیشتر کے جسقدر بھی مذاہب پائے جاتے ہیں وہ تمام دنیا کے انسانوں کی تمام ضروریات کو پورا نہیں کر سکتے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ وہ خاص زمانہ اور خاص خاص قوم کے لئے آئے تھے۔ لیکن جوں جوں زمانہ گذرتا گیا۔ اور ضروریات بڑھتی گئیں۔ تو یہ مذاہب نامکمل ہوتے گئے۔ اور دنیا کو ایک ایسے عالمگیر مذہب کی ضرورت لاحق ہوئی۔ جو انسان کی ہر ایک حالت میں راہ نمائی کر سکے۔ اور ہر ملک اور ہر ایک قوم کے لئے اپنے اندر قواعد اور ضوابط رکھے۔ ایسے وقت میں خدا تعالیٰ نے اپنے تمام بندوں کے لئے جامع جمیع الصفات مذہب اسلام کو نازل فرمایا۔ اور دنیا نے دیکھ لیا کہ صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جو اگر انسان کو باخدا انسان بناتا ہے۔ تو اس کی دنیا کے ہر ایک معاملہ میں بھی پوری پوری راہنمائی کرتا ہے۔ اور بنی اسرائیل کے مذہب کیطرح یا آریہ ورت کے ہندوؤں کے مت کی طرح صرف انہی تک محدود نہیں ہے بلکہ ہر ایک انسان کے لئے اس کی آغوش شفقت کھلی ہوئی ہے اور یہ شرف اسلام ہی کو حاصل ہے کہ اگر اس نے انسان کو روحانی ترقی کی تعلیم دی ہے تو اس نے جسمانی آرام و آسایش کی ترقی کی راہ دکھانے میں بھی اس کا ساتھ نہیں چھوڑا۔ اور اس کیلئے تمدنی اور معاشرتی معاملات کو پوری طرح سلجھا دیا ہے۔ اور یہ وہ خصوصیت ہے جو اسلام کے سوا اور کسی مذہب کو حاصل نہیں ہے۔

### علم حساب

میں اسجگہ یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اسلام نے مسلمانوں کو علم حساب کس طرح سکھایا۔ اور انہوں نے کس طرح اس کو ترقی دی۔

دنیا کے امن و امان میں خلل ڈالنے والی جو سب سے بڑی بات ہوتی ہے وہ جائداد کی تقسیم اور مال و اموال کی بانٹ ہوتی ہے۔ میری اس بات کی صداقت کے لئے صد ہا ایسے واقعات کا وجود کافی ہے۔ جائداد کی وجہ سے بھائی بھائی کا دشمن۔ بیٹا باپ کا دشمن۔ بہن بھائی کی دشمن اور ماں بیٹے کی دشمن ہو جاتی ہے۔ اور کوئی محبت کوئی پیار اور کوئی گہرے سے گہرا تعلق اس رنجش اور ناراضگی کے باز رکھنے میں کارگر نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی ایسا جذبہ اور تحریک انسان میں پائی جاتی ہے جس سے وہ مجبور ہو کر اپنے پیارے بھائی کی جان لے سکتا ہے اپنے مشفق اور مہربان ماں باپ کے قتل کا ارتکاب کر سکتا ہے۔ تو وہ حصول جائداد ہی کی تحریک ہے۔ لیکن وہ اسلام جو کہ دنیا میں دشمنوں کو دوست اور بیگانوں کو اپنے بنانے آیا تھا۔ کہاں اسبات کو (تقسیم جائداد) جو کہ اپنوں میں ہی دشمنی اور رنجش کا باعث ہوتی ہے نظر انداز کر سکتا تھا۔ اس نے اس کو اسطرح بیان کیا۔ للرجال نصیب مما ترك الوالدان والاقربون وللنساء نصیب مما ترك الوالدان والاقربون مما قل منه او كثر۔ نصیباً مفروضاً۔ یعنی جو کچھ جائداد کسی کے ماں باپ اور قریبی رشتہ دار چھوڑ کر فوت ہو جائیں۔ اس میں مردوں کا مقرر کیا ہوا حصہ ہے اور عورتوں کا بھی مقرر کیا ہوا حصہ ہے۔ وہ جائداد خواہ تھوڑی ہو یا زیادہ۔ خدا تعالیٰ نے تقسیم جائداد کا یہ پہلا اصول بیان فرمایا کہ ماں باپ اور دوسرے رشتہ داروں کی جائداد کے وارث صرف لڑکے ہی نہیں بلکہ لڑکیاں بھی ہیں۔ اور ان کو بھی ضرور حصہ ملنا چاہیئے دوسرے مذاہب والے ہرگز اپنی مذہبی کتابوں میں سے تقسیم جائداد کے قواعد کو نہیں بتلا سکتے۔ اسلام نے نہ صرف ماں باپ اور دیگر رشتہ داروں کی جائداد کے تقسیم کے قواعد بتلائے ہیں بلکہ ہر ایک وہ حالت جو عورت اور مرد پر رشتہ داریوں کے لحاظ سے آتی ہے اس کے لئے بھی حصے مقرر کر دئے ہیں۔ عورت کے لئے اسوقت جبکہ وہ لڑکی کی حیثیت میں ہو اور حصہ مقرر کیا ہے۔ اور اس وقت جبکہ وہ بہن کی حیثیت میں ہو اور حصہ مقرر کیا ہے اور اس وقت جبکہ وہ بیوی کی حیثیت میں ہو اور مقرر کیا ہے اور اس وقت جبکہ وہ ماں کی حیثیت میں ہو اور مقرر کیا ہے۔ اسی طرح مرد پر بھی جسقدر حالتیں گذرتی ہیں۔ مثلاً ایک وقت وہ میں اکیلا بچہ ہوتا ہے تو وہ دوسرے وقت میں ایک بھائی کا بھائی ہوتا ہے ایک وقت میں وہ بیوی کا خاوند ہوتا ہے تو دوسرے وقت میں وہ اولاد کا باپ ہوتا ہے غرضیکہ کئی حالتیں اس پر گذرتی ہیں خدا تعالیٰ نے ان سب حالتوں کے مطابق اس کیلئے جائداد میں حصص مقرر کر دئے ہیں تاکہ کسی وقت بھی کسی تکلیف نہ اٹھانی پڑے اور لڑائی اور جھگڑے تک نوبت نہ پہنچے صحابہ کرام جنہوں نے اپنی آنکھوں جائداد کی تقسیم کی وجہ سے لڑائی جھگڑے ہوتے دیکھے تھے۔ اور ان نااتفاقیوں سے پوری طرح واقف تھے۔ جب خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں حصص مقرر فرما دئے تو انہوں نے بدل و جان انپر عملدرآمد کرنا شروع کر دیا اور وہ ان تمام قباحتوں اور تکلیفوں سے آرام میں ہو گئے جو کہ پیشتر پیش آتی تھیں عرب میں علم حساب اس وقت بالکل ابتدائی حالت میں تھا گو کام چلانے کے لئے اہل عرب نے حروف ہجی کے بعض حروف کی قیمتیں مقرر کی ہوئی تھیں اور انہی کے ذریعہ اپنا حساب کتاب کیا کرتے تھے لیکن یہ قواعد قرآن شریف کے بیان کردہ حصص کے تقسیم کرنے کے لئے کافی نہ تھے اسلئے صحابہ کرام نے اس علم کو ترقی دینی شروع کی اور علم کسور کا سیکھنا انہوں نے اپنے اوپر فرض کر لیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت صحابہ میں سے زید بن ثابت علم کسور کو عمدہ طور پر جانتے تھے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وراثت کی تقسیم کے لئے انہیں ہی ارشاد فرمایا کرتے تھے اور وہی اس کام کو سرانجام دیتے تھے انہوں نے اس علم میں آسانی اور سہولت کے لئے کچھ قواعد مقرر فرما دئے تھے۔ انہی قواعد کو امام شافعی علیہ الرحمۃ نے اپنے زمانہ میں اور بھی ترقی دی۔ اور انکو بہت وضاحت سے لکھا۔ پھر ان کے بعد مصنف سراجیہ نے امام شافعی علیہ الرحمۃ کے اصولوں کو لیکر اپنی کتاب سراجیہ کو تصنیف کیا۔ اور اسطرح اس علم کو دن بدن ترقی ہوتی گئی اور مسلمانوں نے وراثت کے ہر ایک مرحلہ کو طے کر کے رکھدیا اسطرح ایک تو علم حساب میں بہت بڑی ترقی ہو گئی اور دوسرے تقسیم حصص میں آسانیاں پیدا ہو گئیں۔

افسوس کہ آجکل کے مسلمانوں نے اپنے اسلاف کی اس محنت اور مشقت کی کچھ بھی قدر نہ کی اور اس کو تہ کر کے رکھ دیا اور یہی وجہ ہے کہ اس وقت مسلمانوں کے ہر ایک خاندان میں جو خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ قواعد وراثت پر عمل نہیں کرتا۔ دشمنی اور پھوٹ پڑا ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ نے وراثت کے حصے مقرر کر کے ساتھ ہی یہ بھی فرما دیا تھا۔ تلك حدود الله ومن يطع الله ورسوله يدخله جنت تجري من تحتها الانهار خلدين فيها وذلك الفوز العظيم کہ یہ جو تقسیم وراثت کے حکم بتائے گئے ہیں۔ انکی پورے طور پر تعمیل کرنا۔ اور ان کو اللہ کی مقرر کردہ حدود سمجھنا اگر تم ایسا کرو گے اور اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو گے تو تمہیں اللہ بہشتوں میں (آرام و آسایش) داخل کریگا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور اسی میں تم ہمیشہ رہو گے اور یہی بڑی بھاری کامیابی ہے مسلمانوں نے جب تک خدا تعالیٰ کے ان احکام کی پابندی کی اسوقت تک وہ بڑے آرام اور آسایش میں رہے۔ لیکن جب انہوں نے ان کی خلاف ورزی شروع کی اسی وقت سے خدا تعالیٰ کے اس حکم کے ماتحت جو کہ وراثت کے احکام کے خلاف کرنیوالوں کے لئے ہے ذلیل ہو رہے ہیں کہ ومن يعص الله ورسوله ويتعد حدوده يدخله نارا خالدا فيها وله عذاب مهين۔ اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کریگا اور ان مقرر کردہ حدود کو توڑیگا وہ آگ میں داخل کیا جائیگا۔ اور ہر وقت وہ اسی میں رہیگا اور اس کے لئے ذلیل کرنیوالا عذاب ہوگا۔ اس وقت مسلمان یہ سب کچھ دیکھ رہے ہیں اور یہی کچھ ان سے ہو رہا ہے۔ لیکن افسوس کہ بہت کم ایسے ہیں جو خدا تعالیٰ کے ان احکام پر عمل کرتے ہیں۔

غلام نبی (بلانوی)

# اسلام ہی کامل مذہب ہے

سروائی ول دی فٹسٹ۔ قانون بقاء انسب تمام دنیا میں جاری و ساری ہے۔ دنیا میں ہر ایک چیز بے حد ترقی کرنا چاہتی ہے۔ مگر خواہ وہ کتنی ترقی کرے۔ اور کتنا ہی زور لگائے۔ اپنی حد کے اندر ہی ترقی کر سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے کچھ ایسے سامان پیدا کر دئیے ہیں۔ کہ اسی حد تک کوئی چیز دنیا میں رہ سکتی ہے۔ جتنی کہ دنیا کو اس کی ضرورت ہے۔ اما الزبد فیذھب جفاء واما ماینفع الناس فیمکث فی الارض۔ جو زائد اور جھاگ کے طور پر ہوتا ہے۔ وہ بالکل بیکار ہو جاتا ہے۔ اور جو لوگوں کے لئے مفید اور نافع ہوتا ہے وہ زمین میں رہ جاتا ہے۔ اگر ایک خاص چیز کی خاص طور پر پرورش کی جاوے۔ تو اس چیز کی کثرت دنیا کے لئے بہت ضرر رساں ہو جاوے۔ مگر اللہ تعالیٰ جو اس کارخانہ عالم کے چلانے کی تدابیر جانتا ہے۔ اس نے ہزاروں اس کے مخالف بنا دیئے ہیں جو اس کی زیادتی کو کمی میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ اور ہر وہ چیز اتنی ہی رہ جاتی ہے۔ جتنی کہ دنیا کو اس کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح دنیا کے مذاہب میں کشمکش بڑے زور سے جاری ہے۔ ہر مذہب یہی چاہتا ہے۔ کہ وہی دنیا میں رہے اور باقی تمام مذاہب دنیا سے اکھیڑ دئے جاویں۔ مگر خدا تعالیٰ نے مذہب کی ترقی کی بھی ایک حد مقرر کر دی ہے۔ اس کے اندر ہی وہ مذہب ترقی کر سکتا ہے۔ کیا ہی غلط خیال ہے ان لوگوں کا جو کہتے ہیں کہ دنیا ایک ہی مذہب میں آجائیگی۔ اور یہ ناممکن بات ہے قرآن کریم خدا تعالیٰ کی سچی کتاب ہے۔ اس میں فرمایا گیا ہے ولا یزالون مختلفین اور جاعل الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ یہ تو ہرگز نہیں ہو سکتا۔ کہ تمام دنیا کے لئے ایک ہی مذہب ہو۔ اور ایسا ہی قرآن کریم سے ثابت ہے۔ رہی یہ بات کہ ان مذاہب میں سے کونسا مذہب غالب رہیگا سو یاد رہے۔ قانون بقاء انسب کی رو سے وہی مذہب تمام مذاہب پر غالب رہ سکتا ہے۔ جو دنیا کے لئے اور مذاہب سے بڑھ کر انسب اور مناسب ہو۔ کیونکہ یہ بالکل سیدھی اور صاف بات ہے۔ کہ جو مذہب دنیا کی ہر ضرورت کو مہیا کر سکتا ہے اور زندگی کے ہر شعبے کے متعلق بحث کرتا ہے۔ وہی ایسا مذہب ہو سکتا ہے جس کے لئے مستقبل میں ترقی کرنے کی امید ہو سکتی ہے۔

یہ بالکل عیاں بات ہے۔ کہ صرف مذہب اسلام ہی ہے جو تمام مذاہب سے بڑھ کر تمام دنیا کے لئے موزوں اور مناسب ہے کیونکہ یہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جو انسانی زندگی کے ہر شعبے کے متعلق سامان مہیا کرتا ہے۔ وہ مذاہب جو کہ صرف انسان کی بعض حالتوں پر بحث کرتے ہیں۔ اور باقی حالتوں کے متعلق بالکل ساکت رہتے ہیں۔ ایسے مذہب کے پیروؤں کو دوسرے مذاہب کا محتاج بننا پڑتا ہے۔ اور اسوقت ان کو خواہ نخواہ شرمندگی اور ندامت اٹھانی پڑتی ہے۔ پس ایسے مذہب سے کیا فائدہ جو اپنے متعلد کو دنیا میں ندامت کے بھنور سے نہ نکال سکے۔ مثلاً سکھ مذہب کے پیرو اپنی کتاب (گرنتھ) پر چلکر دنیا کے سارے کام مذہب کے ماتحت نہیں کر سکتے۔ ان کے لئے نکاح وغیرہ کے لئے کوئی قوانین نہیں ہیں۔ کہ آیا وہ کن کن مستورات سے نکاح کر سکتے ہیں۔ اور کن سے ان کو نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔ اس بات کے لئے انہیں دوسرے مذاہب کا پیرو بننا پڑتا ہے۔ پس سکھ مذہب ناقص مذہب ہو گیا۔ کیونکہ اس میں انسانی زندگی کے تمام شعبوں کے متعلق احکام شریعت موجود نہیں ہیں۔ ایسا ہی عیسائی مذہب کا حال ہے۔ تمام انجیل میں کوئی ایسی فہرست موجود نہیں ہے۔ جس سے یہ پتہ چلتا ہو۔ کہ کونسی عورتیں محرمات ہیں۔ اور کونسی ہیں۔ جن سے نکاح کرنا ایک عیسائی کو جائز ہے۔ اگر اس محک پر تمام مذاہب عالم کا ریویو کیا جاوے۔ وجدت اکثرھم سقط۔ اسلام کے سوا تمام مذاہب کو ناقص اور ادھورا پاؤ گے۔ مذہب اسلام اتنا مفصل اور کامل ہے۔ کہ اسمیں ہر شعبے زندگی انسانیہ کے متعلق اوامر اور نواہی ہیں۔ تمام مذاہب سکشنل مذہب ہیں۔ اور اسلام ہی ایک عالمگیر مذہب ہے

# موجودہ زمانے کے صوفیاء

ہمیں ایک پرانا خط دستیاب ہوا ہے جس کی نسبت ہم وثوق سے تو نہیں کہہ سکتے۔ کہ یہ حضرت مسیح موعود کا ہے۔ مگر چونکہ وہ خط ایک ایسے بزرگ کا لکھا ہوا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود کے خطوط لکھا کرتے تھے۔ اور نقل کیا کرتے تھے۔ اسلئے ہم اس خط کو ناظرین کی دلچسپی کیلئے ذیل میں درج کئے دیتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

اکثر بلکہ کل اپنی کرامتوں پر شیخی کر کے ہمیں خوش ہوتے ہیں۔ حالانکہ ایک بھی کرامت ان سے صادر نہیں ہوتی۔ اپنے آپکو مامور من اللہ اور مستجاب اللہ ہونے کا فخر کرتے ہیں۔ حالانکہ ان میں یہ بات نہیں ہوتی اور یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ ہر ایک شہر اور ہر ایک محلہ میں ایک قطب ہوتا ہے اور وہ قطب پوشیدہ ہوتا ہے۔ ولی بھی ہمیشہ پوشیدہ جنگلوں اور پہاڑوں میں ہوتے ہیں۔ یا رنڈیوں کے دروازہ پر پڑے رہتے ہیں۔ یا ہیجڑوں کے پیچھے جو ڈھولک بجاتے ہیں۔ وہ ولی ہوتے ہیں۔ یا نقالوں میں ولی ہوا کرتے ہیں۔ اور ہر ایک لشکر میں ولی ہوتا ہے۔ اور یہ مشہور کرتے ہیں کہ بعض ولی چمار کی شکل میں ہوتا ہے۔ بعض موچی کی شکل میں۔ بعض سائیس کی شکل میں۔ بعض گھس کھدے کی شکل میں وہ جس طرف کو جاتا ہے اسی طرف لشکر چلتا ہے۔

بعض صوفی آئینہ میں اپنی شکل دیکھتے ہیں۔ اور آئینہ میں دیکھ دیکھ کر اپنے آپکو بناتے ہیں۔ اور وجد کرتے ہیں۔ پس جو طریق آئینہ میں اچھا معلوم ہوتا ہے۔ وہ طریق وجد کے وقت اختیار کرتے ہیں۔

بعض شخص اپنے معتقد کسی شہر میں پہلے ہی روانہ کر دیتے ہیں۔ تاکہ کچھ کرامتیں ان کی یہاں بیان کی جائیں۔ اور لوگوں میں شہرت دی جائے۔ پھر آپ جاتے ہیں۔ اور وہ رسول جو پہلے روانہ ہو گئے تھے۔ اجنبی بنکر لوگوں کو ان کے پاس لاتے ہیں۔ بعض صوفی شعبدہ بازیاں کرامت کی شکل میں دکھلاتے ہیں۔ جو طریق ڈسے بڑا مکار ٹھگ کرتا ہے۔ یہ صوفی اس کو راہ نما جانکر کرتے ہیں۔ بعض مولود شریف پڑھتے ہیں۔ ساتھ ہی قوالی بھی کرتے ہیں۔ بعض صوفی جفر کے متوالے اور معتقد ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ علم الجفر یا تو حضرت علی کو یاد تھا۔ یا پورا پورا حضرت امام مہدی کو ہوگا۔ اور وہ اسی کے ذریعہ سے پیشگوئیاں بیان کیا کریں گے۔ بعض صوفی ستاروں کی عزیمتیں پڑھتے ہیں۔ اور ستاروں کی پرستش کرتے ہیں۔ اور اسماء الٰہی کو ستاروں کی تاثیر کے تحت میں بانٹتے ہیں۔ اور ستاروں کی پرستش میں بخورات جلاتے ہیں۔ اور بکری۔ مرغ اور جانور ذبح کرتے ہیں۔ اور ستاروں کے نام اور بناوٹی موکلوں کے نام پڑھتے ہیں۔ بعض یا جبرئیل یا میکائیل کا وظیفہ پڑھتے ہیں۔ بعض صوفی حصین حصین کا ورد کرتے ہیں۔ اور اس سے ان کو غرض نہیں ہوتی ہے۔ کہ اس میں دعائیں ہیں۔ یا احکام ہیں۔ پیشاب یا پاخانہ کے دعا بھی معنی پر ہی پڑھی جاتی ہے۔ بعض دلائل الخیرات کا ورد کرتے ہیں۔ اور سات روز میں ختم کرتے ہیں۔ اور اس سے مقصود تسخیر عالم یا تسخیر مال و دولت اور زیادتی رزق ہوتا ہے اور کچھ نہیں۔

بعض حزب البحر اور دعا و سیف الرحمٰن وغیرہ کا وظیفہ کرتے ہیں۔ اس سے یا تو فتح دنیا کسی کا یا قتل کرنا یا تسخیر محبت وغیرہ کا خیال ہوتا ہے اور معانی سے کچھ غرض نہیں ہوتی ہے۔

بعض صوفی ہندوؤں کے دیوتاؤں کے نام عمل محبت و تسخیر عالم اور سیفی کی جگہ پڑھتے ہیں۔

بعض صوفی شریعت طریقت معرفت حقیقت کے نام سے معرفت کی راہ کو بھول گئے۔ اور طریقت کے لوگ کہلا کر شریعت سے الگ ہو گئے ہیں۔

بعض صوفیوں نے تین خدا مانے ہیں۔ ایک خدا کو خدا۔ ایک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا۔ ایک اپنے آپکو خدا جانتے ہیں۔

بعض صوفیوں کا خیال ہے کہ بجز وسیلہ اولیاء کے جو مردہ ہیں خدا مل ہی نہیں سکتا۔ براہ راست خدا سے کوئی تعلق انسان کا نہیں ہو سکتا۔

بعض جو بظاہر مطہر اور مقدس شریعت کی صورت پر نظر آتے ہیں اُن میں بھی بڑے فساد واقع ہیں۔ وہ لوگوں کو یہی کہتے ہیں۔ اے بسا ابلیس آدم روئے است پس بہر دستے نباید داد دست۔ وہ دوسروں سے نفرت کرا کے اپنے آپکو، ہیچ محض دکھلا کر اپنی ولایت کا زہر دکھلانا چاہتے ہیں۔ اور اپنا معتقد بنانا چاہتے ہیں۔ بعض صوفیوں کا خیال ہے کہ چوراسی آسن یعنی جلسے جو ہندوؤں میں ہیں۔ اُن سے ہی انسان کمال حاصل کرتا ہے اور یہی اپنے مریدوں کو تعلیم دیتے ہیں۔ بعض صوفی نجوم سے ہی کام لیتے ہیں۔ اور اپنا سفر نجوم اور رجال الغیب اور ٹاٹول پر رکھتے ہیں۔ بعض رمل کے پیرو ہیں۔ اور اسی کو حل المشکلات سمجھتے ہیں۔

## مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کا خلاصہ

(حضور کے اپنے الفاظ مقدسہ میں)

اس تعلیم کا خلاصہ یہی ہے۔ کہ خدا کو واحد لاشریک سمجھو۔ اور خدا کے بندوں سے ہمدردی اختیار کرو۔ اور نیک چلن اور نیک خیال انسان بن جاؤ۔ ایسے ہو جاؤ۔ کہ کوئی فساد اور شرارت تمہارے دل کے نزدیک نہ آسکے جھوٹ مت بولو۔ افترا مت کرو۔ اور زبان اور ہاتھ سے کسی کو ایذاء مت دو۔ اور ہر ایک قسم کے گناہ سے بچتے رہو۔ اور نفسانی جذبات سے اپنے تئیں روکے رکھو کوشش کرو کہ تا تم پاک دل اور بے شر ہو جاؤ۔ وہ گورنمنٹ یعنی گورنمنٹ برطانیہ جس کے زیر سایہ تمہارے مال اور آبروئیں اور جانیں محفوظ ہیں۔ بصدق دل اس کے وفادار تابعدار رہو۔ اور چاہیئے کہ انسانوں کی ہمدردی تمہارا اصول ہو۔ اور اپنے ہاتھوں اور اپنی زبانوں اور اپنے دل کے خیالات کو ہر ایک ناپاک منصوبہ اور فساد انگیز طریقوں اور خیانتوں سے بچاؤ۔ خدا سے ڈرو۔ اور پاک دلی سے اس کی پرستش کرو۔ اور ظلم اور تعدی اور غبن اور رشوت اور حق تلفی، اور بے جا طرفداری سے باز رہو۔ اور بد صحبت سے پرہیز کرو۔ اور آنکھوں کو بد نگاہوں سے بچاؤ۔ اور کانوں کو غیبت سننے سے محفوظ رکھو۔ اور کسی مذہب اور کسی قوم اور کسی گروہ کے آدمی کو بدی اور نقصان رسانی کا ارادہ مت کرو۔ اور ہر ایک کے لئے سچے ناصح بنو اور چاہیئے کہ فساد انگیز لوگوں اور شریر اور بدمعاشوں اور بد چلنوں کو ہرگز تمہاری مجلس میں گذر نہ ہو۔ ہر ایک بدی سے بچو۔ اور ہر ایک نیکی کے حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ اور چاہیئے کہ تمہارے دل فریب سے پاک اور تمہارے ہاتھ ظلم سے بری اور تمہاری آنکھیں ناپاکی سے منزہ ہوں اور تم میں کبھی بدی اور بغاوت کا منصوبہ نہ ہونا پاوے۔ اور چاہیئے۔ کہ تم اس خدا کے پہچاننے کے لئے بہت کوشش کرو۔ جسکا پانا عین نجات اور جسکا ملنا عین رستگاری ہے۔ وہ خدا اسی پر ظاہر ہوتا ہے۔ جو دل کی سچائی اور محبت سے اس کو ڈھونڈتا ہے۔ وہ اسی پر تجلی فرماتا ہے۔ جو اُسی کا ہو جاتا ہے۔ وہ دل جو پاک ہیں۔ وہ اس کا تختگاہ ہیں۔ اور وہ زبانیں جو جھوٹ اور گالی اور یاوہ گوئی سے منزہ ہیں۔ وہ اس کی وحی کی جگہیں ہیں۔ اور ہر ایک جو اُس کی رضا میں فنا ہوتا ہے۔ اس کی اعجازی قدرت کا مظہر ہو جاتا ہے۔

## ضروری اطلاع

احباب کی خدمت میں پہلے یہ اطلاع دیگئی تھی۔ کہ وہ ۲۵ دسمبر کو جمعہ پر پہنچنے کی کوشش فرماویں۔ چونکہ ۲۴ - کو سرکاری چھٹی ہے۔ اس لئے امید ہے کہ قریباً سب احباب ۲۵ - دسمبر کو جمعہ کے وقت تک پہنچ جائیں گے۔ اس لئے تجویز کی گئی ہے۔ کہ جلسہ کی کارروائی جمعہ کے ساتھ ہی شروع کر دی جائے۔ اس لئے احباب کی اطلاع کے لئے یہ شائع کیا جاتا ہے۔ کہ جلسہ کی کارروائی ۲۵ - دسمبر کو جمعہ کی نماز کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ شروع ہو گی اور ۲۹ دسمبر کی ظہر تک انشاء اللہ تعالیٰ جلسہ رہیگا۔

نیز اس دفعہ انشاء اللہ عورتوں کے لئے الگ وعظوں کا بھی انتظام کیا جاویگا۔ اور عورتوں کے جلسہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح نے ۲۷-۲۸-۲۹- دسمبر کی تاریخیں مقرر فرمائی ہیں۔ امید ہے کہ اس موقعہ سے سلسلہ احمدیہ کی مستورات فائدہ اٹھائینگی۔

(مولوی) عبد الرحیم

## نظم

(۱) الٰہی پھر ملا اُن کو جنھیں ہم سے جدائی ہے
تو مالک ہے دلوں کا تیرے قبضہ میں خدائی ہے

(۲) ذرا سوچو ذرا سمجھو۔ یہ کیسی بے وفائی ہے
سراسر خود نمائی ہے۔ سراسر خود ستائی ہے

(۳) سبب کھلتا نہیں کچھ ان کی رنجش کا کدورت کا
خدا جانے وہ کیوں بگڑے ہیں کیا دلمیں سمائی ہے

(۴) بجائے نور دینؓ سمجھو میاں محمود احمد کو
اسی میں اے مرے پیارو تمہاری سب بھلائی ہے
خلافت کیا دکان کا کیسری کی سوڈا واٹر ہے

(۵) کبھی یہ بات نور الدینؓ نے تم کو سنائی ہے
کوئی جا کر ذرا ان حامیانِ صلح سے پوچھو

(۶) پیامِ جنگ ہے دیکھو یہ کیوں ہم پر چڑھائی ہے
محبت سے جو ملتے تھے وہ ملجائیں گلے آ کر

(۷) ابھی آپس کی یہ کوئی لڑائی بھی لڑائی ہے
سن عیسوی ہو لے ختم جلسہ آ گیا سر پر
سخا۔ کہدو ضرور آئیں وہ دلمیں گر صفائی ہے

خاکسار سخاوت علی احمدی شاہجہانپوری
حال مقیم۔ (قادیان - دار الامان)

## تحفۃ الملوک

جو حال میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی نے ایک رویائے صادقہ کی بنا پر ایک والئے ریاست کو صداقت سلسلہ احمدیہ کی طرف دعوۃ دینے کے لئے نہایت ہی لطیف اور دلربا طرز پر تالیف فرمائی ہے۔ اور انجمن ترقی اسلام نے افادہ عام کی خاطر تقطیع کلاں پر جلی اور خوشخط چھپوا کر قیمت اعلیٰ کاغذ والی کی صرف ۶ اور متوسط مگر عمدہ کاغذ والی کی ۱۲ ار رکھی ہے احباب اپنے اپنے شہر اور گاؤں کے امراء اور رؤساء کو تبلیغ کرنے کیلئے دفتر ترقی اسلام سے بہت جلد منگوالیں۔

**پُرانے کپڑے** - موسم سرما آ گیا ہے۔ قادیان کے غرباء اور مساکین کیلئے احباب اپنے اتارے ہوئے گرم کپڑے جو قابل استعمال ہوں۔ بہت جلد ارسال فرما دیں۔ یا جلسہ کے موقعہ پر احباب ساتھ لیتے آویں۔

# ہم آپ کی ضرورت کو پورا کر سکتے ہیں

جس صاحب نے کوئی کتاب چھپوانی ہو۔ یا کسی اور قسم کا کام چھپوائی کا کرانا ہو۔ وہ ہمارے مطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان میں کرا سکتے ہیں۔ چھپوائی اچھی اور کام بہت صفائی اور عمدگی سے کیا جاتا ہے۔ اگر کسی صاحب کو اپنی کتاب یا ٹریکٹ کا مسودہ لکھوانا ہو۔ وہ بھی ہمارے پاس بھیجدیں۔ ہم خوشخط کاتبوں سے لکھوا کر اس کی چھپائی۔ کاغذ اور پروف ریڈری کا انتظام بھی کر سکتے ہیں اس طرح سے صاحب مصنف کتاب کو بدوں کسی تکلیف اور تردد کے گھر بیٹھے بٹھائے اپنی چھپی ہوئی کتاب مل جایا کرے گی۔

(خاکسار۔ مینیجر الفضل۔ قادیان)

# فہرست کتب مصنفہ حضرت مسیح موعود (علیہ الصلوٰۃ والسلام)

ہماری قوم کا اولین فرض ہے۔ کہ وہ تبلیغ میں کوشاں ہے۔ اور ہر ممکن ذریعہ سے لوگوں کو کلمۃ الحق پہنچا دے سلسلہ کی روح اور اسلام کی حقیقت سے واقف ہونے کے لئے احمدی قوم کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بڑے غور سے اور بار بار مطالعہ کرے۔ آپ کی کتب کے مطالعہ سے نہ صرف اسلام کی حقیقت کھلتی ہے۔ بلکہ ایک روح پیدا ہوتی ہے جس کے طفیل ایک مسلمان کام کرنے کے قابل ہو جاتا ہے جو صاحب بذریعہ تقریر و تحریر تبلیغ کرنے کی قابلیت نہیں رکھتے۔ وہ اپنی کتب کے ذریعہ غیر مذہب کے لوگوں اور غیر احمدی قوم میں اپنے اہم فرض تبلیغ کو سر انجام دے سکتے ہیں اس لئے احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اس نادر موقعہ کو ہاتھ سے نہ دیں۔ کیونکہ بعض کتب ختم ہونیوالی ہیں اور بعض کتب نئی چھپی ہیں۔ مثلاً۔ تحفہ گولڑویہ۔ نشان آسمانی "مسیح ہندوستان میں" "سراج منیر"۔ ابھی چھپکر تیار ہوئی ہیں۔ کاغذ بہت اعلیٰ اور رنگدار سرورق لگایا گیا ہے۔ احباب ان کو ضرور مطالعہ فرماویں۔ بعض ختم ہونیوالی ہیں۔ ایسا نہ ہو آپکی بے خبری میں ہی ان کی باقیماندہ کاپیاں فروخت ہو جائیں۔ اور پھر آپکو دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے

ذیل کی کتب میں سے آپکے ارشاد کے بموجب آپ کو بہت جلد مطلوبہ کتب ارسال کی جائیگی۔ (خاکسار مینیجر الفضل قادیان)

| نام کتاب | زبان | قیمت |
| --- | --- | --- |
| انوار الاسلام۔ عبداللہ آتھم کی پیشگوئی پوری ہونیکی تفصیل ورد عیسائیت | اردو | ۴ر |
| کتاب البریہ۔ سوانحعمری حضرت اقدس و چند پیشگوئیوں کا پورا ہونا۔ | " | عمر |
| ایام الصلح۔ دعویٰ مع دلائل و پیشگوئی طاعون۔ | " | ۸ر |
| استفتاء۔ لیکھرام کا قتل پیشگوئی سے ہوا۔ | " | ۱ر |
| کرامات الصادقین۔ تفسیر سورہ فاتحہ۔ | عربی | ۸ر |
| نور الحق حصہ اول و دوم رد عیسائیت و پیشگوئی خسوف کسوف رمضان کا ثبوت مع تفصیل۔ | عربی مترجم اردو | ۱۲ر |
| سراج منیر۔ چند پیشگوئیوں کے پورا ہونیکی تفصیل | اردو | ۴ر |
| حقیقۃ المہدی۔ آنیوالا مہدی سفاک ہے یا خونی۔ | " | ۱ر |
| ازالہ اوہام حصہ اول و دوم۔ جواب معترضین وفات مسیح و حقیقت دجال و یاجوج ماجوج و تفسیر چند آیات | " | ۱۲ر |
| فتح اسلام۔ بیان دعویٰ خود و ذکر پنج شاخ | " | ۲ر |
| توضیح مرام حقیقت نزول ملائکہ و تفسیر چند آیات۔ | " | ۲ر |
| قادیان کے آریہ اور ہم۔ رد آریہ | " | ۳ر |
| حقیقۃ الوحی جسمیں ۲۰۸ نشانات نصرت بجریدہ الوقت موجود ہیں۔ اور الہام اور وحی کی تشریح | مجلد | ۸ر |
| چشمہ معرفت۔ | اردو | عہ |
| " | مجلد | [illegible] |
| نزول المسیح | اردو | ۴ر |
| براہین احمدیہ حصہ پنجم | " | ۱۲ر |
| " | مجلد | عہ |
| حجۃ اللہ رد شیعہ وغیرہ | عربی مترجم اردو | ۶ر |
| دافع البلاء طاعون سے بچنے کا طریق وجواب بعض اعتراضات | اردو | ۱ر |
| ضیاء الحق۔ رد عیسائیت وجواب بعض اعتراضات متعلق پیشگوئی عبداللہ آتھم عیسائی۔ | " | ۲ر |
| نشان آسمانی۔ گذشتہ اولیاء کی پیشگوئیاں مسیح موعود کے لئے۔ | " | ۲ر |
| سر الخلافہ۔ رد شیعہ | عربی | ۸ر |
| آریہ دھرم۔ رد آریہ | اردو | ۴ر |
| اعجاز احمدی۔ مباحثہ موضع مُد کا ذکر اور اتمام حجت مولوی ثناء اللہ کو تحدی | اردو عربی مترجم اردو | ۴ر |

| نام کتاب | زبان | قیمت |
| --- | --- | --- |
| کشتی نوح۔ طاعون سے بچنے کا طریق۔ اور احمدی تعلیم کی تفصیل۔ | اردو | ۲ر |
| خطبہ الہامیہ۔ قربانی کی اصل حقیقت و ثبوت دعویٰ خود و تفسیر چند آیات۔ | عربی مترجم فارسی اردو | عمر |
| تحفہ گولڑویہ۔ مفتری و صادق میں مابہ الامتیاز | اردو | ۱۰ر |
| الہدیٰ۔ اخبار المنار کا جواب اور اس کو تحدی۔ | عربی مترجم اردو | ۶ر |
| تریاق القلوب۔ چند پیشگوئیوں کے پورا ہونے کی تفصیل | اردو | ۱۲ر |
| مسیح ہندوستان میں۔ ثبوت سفر مسیح ؑ یروشلم سے بعد صلیب کشمیر کی طرف۔ | اردو | |
| نجم الہدیٰ۔ | اردو۔ فارسی۔ عربی انگریزی | |

# نومبائعین

عبداللہ خان صاحب محلہ صوفیاں جالندھر۔ (۲) میاں عبداللہ صاحب بگہ۔ ضلع جالندھر۔ (۳) رحمت خاں صاحب چک نمبر ۱۰۵ سرگودہا۔ (۴) خاں صاحب چک نمبر ۱۰۵۔ سرگودہا۔ (۵) منشی مولا بخش صاحب ملود۔ ضلع لدھیانہ۔ (۶) فتح محمد صاحب موضع عظیم خاں۔ دو میل بتوں۔ (۷) میاں بھو صاحب۔ داتہ زیدکا (ضلع سیالکوٹ) (۸) اہلیہ صاحبہ میاں بھو۔ داتہ زیدکا (ضلع سیالکوٹ)۔

# اشتہارات بغرض تقسیم

مندرجہ ذیل اشتہارات دفتر ترقی اسلام میں بغرض اشاعت موجود ہیں۔ اکثر احباب کیخدمت میں بھیجے بھی جا چکے ہیں۔ جن احباب کو ضرورت ہو وہ ٹکٹ برائے محصول ارسال کر کے فوراً منگوالیں۔ (۱) جنگ اور احمدی جماعت اردو۔ (۲) جنگ اور احمدی جماعت انگریزی۔ (۳) جنگ کے متعلق پیشگوئیاں۔ انگریزی۔

خاکسار فخر الدین۔ ملتانی۔ دفتر ترقی اسلام قادیان

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔

(مینیجر الفضل)